سبق نمبر 7

موضوع

مسئلہ اجرائے نبوت پر چند آیات پر قادیانیوں کے باطل شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

مولانا سعد کامران

سبق نمبر 7

مسئلہ اجرائے نبوت پر چند آیات پر قادیانیوں کے باطل شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

آیت نمبر 1:

قادیانی قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امت محمدیہ علیہ السلام میں قرب قیامت ایک اور نیا رسول قادیان میں پیدا ہوگا۔ اور وہ لوگوں کی اصلاح کرے گا۔

آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍۙ وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ (سورۃ الجمعہ آیت 3،2)

ترجمہ: ”وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتوں کی تلاوت کریں اور ان کو پاکیزہ بنائیں اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیں۔ اور ان میں سے کچھ اور بھی ہیں جو ابھی آکر ان سے نہیں ملے۔ وہ بڑے اقتدار والا بڑی حکمت والا ہے“۔

”قادیانیوں کا باطل استدلال“

قادیانی قرآن مجید کی اس آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امت محمدیہ علیہ السلام میں قرب قیامت ایک اور نیا رسول قادیان میں پیدا ہوگا۔ اور وہ لوگوں کی اصلاح کرے گا۔

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

اگر اس آیت کی تفسیر "تفسیر القرآن بالقرآن" دیکھیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ آیت کریمہ دراصل اس دعا کا جواب ہے جو حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے مانگی تھی۔ وہ دعا یہ ہے۔

"رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ ؕ"۔ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر129)

ترجمہ: ”ہمارے پروردگار! ان میں سے ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو انہی میں سے ہو۔ جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور انہیں پاکیزہ بنائے“۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو قبول کرتے ہوئے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا جیسا کہ زیر بحث آیت میں ذکر ہے۔

"ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ"۔ (سورۃ الجمعہ آیت نمبر2)

ترجمہ: ”وہی ہے جس امی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتوں کی تلاوت کریں اور ان کو پاکیزہ بنائیں اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیں“۔

مبعوث تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عرب کے لوگوں میں ہوئے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہادی و برحق اور نبی و رسول قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک کی اور آیات سے بھی ظاہر ہے۔

"یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا"۔ (سورۃ الاعراف آیت نمبر158)

ترجمہ: ”اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا گیا رسول ہوں“۔

پس چونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے رسول ہیں لہذا آپ کے زمانہ نبوت میں کسی نئے رسول یا نبی کی کوئی گنجائش نہیں۔

جواب نمبر2:

"حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرٍ،

عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ""كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: ""لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ". (بخاری شریف حدیث نمبر 4897، مسلم شریف حدیث نمبر 6498، ترمذی شریف حدیث نمبر 3310)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ "وآخرین منهم لما یلحقو بهم " تو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ حتی کہ تیسری بار سوال عرض کرنے پر آپ ﷺ نے ہم میں بیٹھے ہوئے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر ہاتھ رکھ دیا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو یہ لوگ (اہل فارس) اس کو پالیں گے "۔

اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل فارس کی ایک جماعت ہوگی جو اسلام کی تقویت کا باعث بنے گی۔ چنانچہ اس حدیث کے مصداق عجم و فارس میں بڑے بڑے محدثین، فقہا، مفسرین، مجدین، صوفیاء اور اولیاء کرام پیدا ہوئے ہیں۔ جو اسلام کی تقویت کا باعث بنے ہیں۔ اس حدیث نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ آپ ﷺ ہر حاضر اور غائب کے نبی ہیں اور قیامت تک جتنے بھی لوگ آئیں گے آپ ﷺ ان سب کے نبی ہوں گے۔ مزید کسی نئے نبی کی گنجائش نہیں۔

جواب نمبر 3:

امام رازیؒ جو مرزا قادیانی سے پہلے کے مفسر ہیں وہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مفسرین کی جماعت کہتی ہے کہ آخرین سے مراد عجمی ہیں (یعنی آپ ﷺ عرب و عجم کے لئے معلم و نبی ہیں) مقاتل رح کہتے ہیں کہ اس سے تابعین مراد ہیں۔ سب اقوال کا حاصل یہ ہے کہ امیین سے عرب مراد ہیں اور آخرین سے مراد وہ تمام اقوام ہیں جو قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گی۔ (تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 4)

لیجئے مفسرین کے مطابق اس آیت سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے آپ ﷺ ان تمام لوگوں کے نبی ہیں۔

جواب نمبر4:

اس آیت کے بارے میں جو کچھ مرزا قادیانی نے لکھا ہے مرزا قادیانی اس کے مطابق بھی نبی ثابت نہیں ہوتا بلکہ "کذاب" ثابت ہوتا ہے۔آیئے مرزا قادیانی کی اس تحریر کا جائزہ لیتے ہیں جو مرزا قادیانی نے زیر بحث آیت کے متعلق لکھی ہے۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ "خدا وہ ہے جس نے امیوں میں سے انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے اگرچہ پہلے وہ صریح گمراہ تھے۔اور ایسا ہی وہ رسول جو ان کی تربیت کر رہا ہے ایک دوسرے کی بھی تربیت کرے گا جو انہی میں سے ہو جائیں گے۔گویا تمام آیت معہ اپنے الفاظ مقدرہ یوں ہے۔

"هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ"۔

یعنی ہمارے خالص اور کامل بندے بجز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور بھی ہیں۔ جن کا گروہ کثیر آخری زمانہ میں پیدا ہوگا۔ اور جیسے نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی تربیت فرمائی۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ اس گروہ کی بھی باطنی طور پر تربیت فرمائیں گے"۔(روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 209،208)

مرزا قادیانی کی اس تحریر سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

1. اخیر زمانہ میں ایک گروہ کثیر پیدا ہوگا۔
2. وہ گروہ خالص اور کامل بندوں پر مشتمل ہوگا۔
3. اس گروہ کی باطنی طور پر تربیت خود آپ ﷺ فرمائیں گے۔

لیجئے مرزا قادیانی کی تحریر کے مطابق بھی آخرین کی تربیت خود حضور ﷺ فرمائیں گے۔ نہ کہ کوئی ایسا شخص جو قادیان میں پیدا ہوا اور خود کو نبی اور رسول کہتا ہو۔

"خلاصہ"

پس ثابت ہوا کہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے نبی ہیں۔ اب نہ کسی نئے نبی کی ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔

آیت نمبر 2:

قادیانی قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے اور خود رسول اللہ ﷺ سے یہ عہد لیا تھا کہ سب انبیاء اور رسولوں کے بعد ایک رسول آئے گا۔ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی میں اگر وہ رسول آگیا تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو اس کی تصدیق اور مدد کرنی پڑے گی۔ قادیانی کہتے ہیں کہ جس رسول کے آنے کی بات اس آیت میں ہو رہی ہے اس سے مراد نعوذ باللہ مرزا قادیانی ہے۔

آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

"وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ"۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 81)

ترجمہ: "اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ: اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے، تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے، اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ اللہ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے دی

ہوئی یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا تھا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا: تو پھر (ایک دوسرے کے اقرار کے) گواہ بن جاؤ، اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں"۔

اس کے علاوہ درج ذیل آیت بھی ہے:

"وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيۡثَاقَهُمۡ وَمِنۡكَ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّاِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى وَعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ ۖ وَاَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ۙ"۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 7)

ترجمہ: "اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد رکھو جب ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا تھا اور تم سے بھی، اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی۔ اور ہم نے ان سے نہایت پختہ عہد لیا تھا"۔

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

اس آیت کی تفسیر خود مرزا قادیانی نے لکھی ہے اور اس تفسیر میں مرزا قادیانی نے آنے والے رسول سے مراد حضور ﷺ کو لیا ہے۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا۔ اور پھر تمھارے پاس آخری زمانے میں میرا رسول آئے گا جو تمھاری کتابوں کی تصدیق کرے گا۔ تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا۔ اور اس کی مدد کرنی ہوگی۔۔۔اب ظاہر ہے کہ انبیاء تو اپنے اپنے وقت پر فوت ہوگئے تھے۔ یہ حکم ہر نبی کی امت کے لئے ہے۔ کہ جب وہ رسول ظاہر ہو تو اس پر ایمان لاو"۔ (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 133،134)

جب خود مرزا قادیانی نے اس آیت کی تفسیر میں آنے والے نبی سے مراد "محمد ﷺ" کو لیا ہے۔ تو پھر قادیانیوں کی تاویل تو خود ہی باطل ہوجاتی ہے۔

جواب نمبر 2:

تمام مفسرین کرام نے اس آیت میں "ثُمَّ جَآءَ کُمۡ رَسُوۡلٌ" سے مراد حضور ﷺ کی ذات اقدس کو لیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر یوں کی ہے۔

"مابعث الله نبیا من الانبیاء الا اخذ علیه المیثاق لئن بعث الله محمدا وهو حیٔ لیئومنن به ولینصرنه وآصره ان یاخذ المیثاق علی امته لئن بعث محمد وهم احیاء لیئومنن به ولینصرنه "۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ 177، جامع البیان صفحہ 55)

"اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس سے یہ عہد لیا کہ اگر تمھاری زندگی میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث کیا تو ان پر ضرور ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ اس طرح اللہ نے ہر اس نبی کو حکم دیا کہ آپ اپنی امت سے پختہ عہد لیں۔ کہ اگر اس امت کے ہوتے ہوئے وہ نبی (آخرالزماں) تشریف لے آئیں تو وہ امت ضرور ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد کرے"۔

جواب نمبر 3:

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں رسول کا لفظ نکرہ ہے۔ تو اس سے کیسے معرفہ مراد ہو سکتی ہے؟؟ اسکا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خود نکرہ کو معرفہ بنا کر اس کی تخصیص کر دی ہے۔

اس کے علاوہ درج ذیل آیات میں بھی رسول کا لفظ نکرہ ہے۔

1. هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا ۔ (الجمعہ آیت نمبر 4)

2. رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا ۔ (البقرۃ آیت نمبر 129)

3. لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ ۔ (التوبہ آیت 128)

اگر ان آیات میں نکرہ میں تخصیص کر کے رسول کو معرفہ بنایا جا سکتا ہے تو ہماری زیر بحث آیت میں رسول کو معرفہ کیوں نہیں بنایا جا سکتا؟؟

"خلاصہ کلام"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہماری زیر بحث آیت میں جس نبی کے آنے کے بارے میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے وعدہ لیا جارہا ہے۔ وہ نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں۔اس بات کو 14 صدیوں کے تمام مفسرین کرام نے بیان کیا ہے۔اور خود مرزا قادیانی نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے۔پس ثابت ہوا کہ قادیانیوں کی تاویل باطل ہے۔

آیت نمبر3:

قادیانی اجرائے نبوت کے موضوع پر قرآن مجید کی ایک اور آیت پیش کرتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ اس آیت میں ذکر ہے کہ ایمان والوں کی ایک نشانی بیان ہوئی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے بعد آنے والے نبی پر ایمان رکھتے ہیں۔پس پتہ چلا کہ حضور ﷺ کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں۔

آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں اور پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

"وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ط"۔

ترجمہ:"اور آخرت پر وہ مکمل یقین رکھتے ہیں"۔

جواب نمبر1:

اس آیت میں حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی پر ایمان لانے کا بیان نہیں ہورہا بلکہ قیامت کے دن پر ایمان لانے کا بیان ہورہا ہے۔اس کی دلیل یہ ہے کی اگر اس آیت کی تفسیر القرآن بالقرآن کی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ قیامت کے دن پر ایمان کو اس آیت میں بیان کیا جارہا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل آیت ہماری زیر بحث آیت کی تفسیر القرآن بالقرآن ہے۔

"وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ"۔

ترجمہ:"اور حقیقت یہ ہے کہ دار آخرت ہی اصل زندگی ہے"۔

اس آیت سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ آخرت سے مراد قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی ہے۔

جواب نمبر2:

قرآن پاک میں 50 سے زائد مرتبہ آخرت کا لفظ استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ آخرت کے لفظ سے قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی مراد ہے۔ لہذا قرآن کے اسلوب کے مطابق ہماری زیر بحث آیت میں بھی قیامت اور قیامت کے بعد یعنی آخرت کی زندگی مراد ہے۔

جواب نمبر 3:

اس آیت سے مرزا قادیانی نے بھی آخرت کی زندگی مراد لی ہے۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"طالب نجات وہ ہے جو خاتم النبیین پیغمبر آخر الزمان ﷺ پر جو کچھ اتارا گیا اس پر ایمان لائے۔ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔ اور طالب نجات وہ ہے جو پچھلی آنے والی گھڑی یعنی قیامت پر یقین رکھے اور جزا اور سزا کو مانتا ہو"۔

(الحکم 10 اکتوبر 1904ء، خزینۃ العرفان جلد 1 صفحہ 78)

مندرجہ بالا حوالے میں مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ آخرت سے مراد قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی ہے۔ لہذا قادیانیوں کا باطل استدلال ان کے گرو مرزا قادیانی کے نزدیک بھی باطل ہے۔

جواب نمبر 4:

قادیانیوں کے پہلے نام نہاد خلیفہ حکیم نورالدین نے بھی آخرت سے مراد آخرت کی گھڑی لی ہے۔ (البدر 4 فروری 1909ء)

"خلاصہ کلام"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قادیانیوں کا اس آیت سے کیا گیا استدلال خود مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین کے نزدیک بھی باطل ہے اور آخرت سے مراد قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی ہے۔

آیت نمبر 4:

"ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○"

ترجمہ: "یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ اللہ کا دستور یہ ہے کہ اس نے جو نعمت کسی قوم کو دی ہو اسے اس وقت تک بدلنا گوارا نہیں کرتا جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت تبدیل نہ کرلیں اور اللہ ہر بات سنتا، سب کچھ جانتا ہے"۔ (سورۃ الانفال آیت نمبر 53)

قادیانی اس آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبوت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اور امت محمدیہ ﷺ اس نبوت والی نعمت سے کیوں محروم ہو سکتی ہے۔

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

جس طرح نبوت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اسی طرح شریعت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ پس اگر قادیانیوں کے نزدیک شریعت والی نعمت ختم ہو سکتی ہے تو بغیر شریعت کے نعمت کیوں ختم نہیں ہو سکتی۔

(یاد رہے قادیانی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد شریعت والا نبی نہیں آسکتا)

جواب نمبر2:

اگر نبوت کو قادیانی نعمت سمجھتے ہیں تو پھر اس نعمت کو مرزا قادیانی کے بعد بھی جاری رہنا چاہیے تھا حالانکہ قادیانی مرزا قادیانی کے بعد نبوت کو بند سمجھتے ہیں۔ اگر قادیانیوں کے نزدیک نبوت نعمت ہے تو مرزا قادیانی کے بعد کیوں بند ہے؟

جواب نمبر3:

ہم تو اس بات کے قائل ہیں کہ نبوت کی تکمیل ہو چکی ہے۔ جس طرح سورج کے نکلنے کے بعد کسی چراغ کی ضرورت نہیں رہتی اسی طرح حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی بھی قسم کی نئی نبوت کی ضرورت نہیں ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اسلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا"۔

ترجمہ: "اپنے رب کے حکم سے وہ ہر آن پھل دیتا ہے"۔ (سورۃ ابراہیم آیت نمبر 25)

یعنی شجرہ اسلام قیامت تک سرسبز و شاداب اور فیضان رساں رہے گا۔ اسلام کا فیضان قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے خود بتادیا کہ اسلام کا فیضان قیامت تک منقطع نہیں ہوگا تو اس اس سے نئے نبی کی گنجائش خود بخود ہی ختم ہوجاتی ہے۔

"خلاصہ کلام"

نبوت ایک نعمت ہے لیکن حضور ﷺ کے آنے سے اس نعمت کی تکمیل ہوچکی ہے۔ اور حضور ﷺ کی نبوت ایسی کامل نبوت ہے کہ اب تاقیامت حضور ﷺ کی نبوت ہی چلے گی۔